منشور محمدی

۱۳۲۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج نجاتم ؛ باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ ؛ توریت بلا توریہ انجیل بہ تجیل ؛ گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۱۱ | مطبوعہ ۱۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری روز یکشنبہ | جلد ۱۹

یہہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت اسکی سالانہ بحساب پیشگی ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

قبول اسلام

(حیدرآباد دکن مین)

انجمن تبلیغ کے ذریعہ چند اور ہندو مسلمان ہوے از انجملہ ایک عورت ہی جسکا نکاح بھی اسکے خاوند سے جو ایک ماہ پہلے مسلمان ہو چکا تھا کر دیا گیا۔ ایک مروٹی دیو داس نامی مدہ کا رہنے والا بھی شرف اسلام سے مشرف ہوا۔ یہ ابتداءً برہمن پھر عیسائی ہو گیا تھا اور مشن مین نوکر رہکر نواح مدراس مین مذہب عیسوی کا وعظ بھی کہا کرتا تھا اسکی اور مولوی عبدالہادی صاحب کی بحث بھی رہا کرتی تھی تلنگی اور اردو زبان کا یہ بڑا ماہر ہی ۶ ربیع الآخر تک نو مسلمون کی تعداد ۲۸۲ کو پہونچ چکی ہے۔ اللہم زد فزد

(لورپول مین)

لورپول کے رجسٹر اسلام پر بالغ نو مسلمون کے نام اسوقت تک ستر درج ہو چکے ہین ایک مسجد اور بننے والی ہی جسکی تدبیر کیجارہی ہے۔ پٹنہ گزٹ

(بجوزمین)

جامع مسجد مین عشرۂ اخیر اکٹوبر کو ایک شخص قوم سگا جمعہ کے روز مشرف باسلام ہوا۔ مہر نیمروز۔

حضرت مسیح علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت و پولوس مقدس کی موافقت

(جواب نور افشان نمبر ۳۳ جلد ۴ مطبوعہ ۱۸ اگست سنہ ۹۲ء)

قولہ کیونکہ مین نے اول باتون مین وہی تمکو سونپی جو مین نے بھی پائی جیساکہ کتابون مین لکھا ہی مسیح ہمارے گناہون کے واسطے موا۔ اور گاڑا گیا۔ اور تیسرے دن کتابون کے موافق جی اٹھا اول قرنتیون ۱۵-۳ و ۴۔

اقول کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال مین اپنے فرشتون کے ساتھ آویگا تب ہر ایک کو اسکے اعمال کے موافق بدلا دیگا متی ۱۶-۲۷۔ اگر حضرت مسیح مشنریون کے گناہ کے واسطے مرے تو اعمال کا بدلا کیسا۔ لہذا تحریر پولوس مقدس غلط نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہی آسمان کی بادشاہت

مین شامل ہوگا مگر وہی جو میرے باپ کے جو آسمان پر ہے اس کی مرضی پر چلتا ہے۔ متی ۷۔ ۲۱۔ اسدن بہتیرے مجھے کہینگے ای خدا کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہین کی اور تیرے نام سے دیوؤن کو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت سی کرامات ظاہر نہین کین۔ ۲۲ اسوقت مین ان سے صاف کہونگا کہ مین کبھی تم سے واقف نہ تھا ای بدکارو میرے پاس سے دور ہو ۲۳۔ جاے غور و انصاف ہی کہ حضرت مسیح تو صاف صاف فرما رہے ہین کہ جو کوی خدا کی مرضی بجالاویگا وہی مستحق نجات کا ہوگا صاحب نور افشان نے مسیح کے مرنے۔ اور تیسرے دن جی اٹھنے کا مختصر مسئلہ نجات کا گھڑ لیا خیر ہر کارے و ہر مردے اب تحریر پولوس مقدس کی ملاحظہ فرمائیے کہ بنیس اور سمرپس نے موسی کا سامنا کیا ۲ تمطاؤس ۳۔ ۸۔ پولوس مقدس کی غلط تحریر دیکھو۔ کیونکہ انکا نام عہد عتیق مین نہین ہے۔ اور پولوس مقدس خود رسالت سے انکار کرتے ہین اول قرنتیون ۱۵۔ ۹۔ جبکہ پولوس مقدس حواری نہین رسول نہین الہامی شخص نہین تو ان کی تحریر کا کیا اعتبار۔ کوی راستباز نہین ایک بھی نہین رومیون ۳۔ ۱۰ کیا عجب پولوس مقدس نے غیر استبازی سے لکھدیا ہو۔ جو کچھ کہ مین کہتا ہون سو خدا کی راہ سے نہین بلکہ بے وقوفی کی راہ سے اور اس استقلال سے جو فخر کے ساتھ ہوتا کہتا ہون ۲ قرنتیون ۱۱۔ ۱۷۔ اب بھی مشنری اپنی دھینگا دھینگی سے تحریر پولوس مقدس کو اپنا دین و ایمان سمجھین تو ان کو اختیار ہے پولوس مقدس کا اسمین کچھ قصور نہین وہ تو صاف کہہ چکے کہ مین الہام سے نہین کہتا ہون۔

قولہ کوی عام یہودیون مین سے نہ تھا بلکہ اپنے زمانہ کے مشہور و معروف زمرۂ علما و فضلا سے تھا الخ۔

اقول اسمین کیا شک اول پولوس مقدس حضرت مسیح کے دشمن تھے اور بہت کچھ محنت دین مسیحی کی دشمنی مین کی جب کچھ بس نہ چلا تو جھٹ پٹ مسیحی بن گئے اور کہدیا کہ مجھکو مسیح نظر آیا عقلمندون کے یہی کام ہین جسطرح ہو سکے اپنی دشمن کو برباد و خراب کرین۔ ان سے بڑھکر یہ کام ہوا کہ مشنریون نے رسول بنا دیا چنانچہ وہ خود ہی فرماتے ہین۔ مین یہودی کے درمیان یہودی سا تھا تاکہ مین یہودیون کو نفع مین پاؤن شریعت والون مین شریعت والا تھا کہ شریعت والون کو نفع مین پاؤن۔ اول قرنتیون ۹۔ ۲۰ ہمارے پیارے بھائی مشنری ایسے موٹے موٹے فقرے نہین سمجھتے۔ مگر عالم و فاضل منصف مزاج مسیحی تحریر پولوس مقدس کو ہرگز تسلیم نہین کرتے اور نہ رسول جانتے ہین۔

قولہ جیسا کہ کتابون مین لکھا ہی مسیح ہمارے گناہون کے واسطے موا۔ اور گاڑا گیا۔ اور تیسرے دن کتابون کے موافق جی اوٹھا۔

اقول کتابون مین لکھا ہی۔ ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب مارا جائیگا۔ استثنا ۲۴۔ ۱۶۔ یہ کسی کتاب مین نہین لکھا ہی کہ مشنریون کے واسطے حضرت مسیح مرے اور گاڑے گئے۔ اور تیسرے دن جی اٹھے ورنہ پادری صاحب ضرور حوالہ کتاب کا دیتے۔

قولہ اور فی الحقیقت مسیح کا مرنا۔ اور جی اٹھنا مسیحیت کے

مقدم ترین اور اصل الاصول باتون مین ہے تا بنی آدم کی نجات انہین دو باتون کے یقین کرنے اور ایمان لانے پر منحصر و موقوف ہے۔

اوّل بالکل خلاف ہی عہد عتیق مین اسکا پتہ و نشان نہین بے اعتباری تحریر پولوس مقدس اوپر لکھہ چکا ہون حاجت تکرار نہین۔ ای میرے بھائیو اگر کوی کہے کہ مین ایماندار ہون اور عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ کیا ایسا ایمان اسے بچا سکتا ہے یعقوب ۲-۱۴۔ آدمی اعمال سے راستباز ٹہرایا جاتا ہے اور صرف ایمان سے نہین ۲۴۔ پس جیسا بدن بے روح مردہ ہے ویسا ہی ایمان بے اعمال مردہ ہی ۲۶۔ باقی آیندہ

عبد المجید اٹاوہ۔

اشاعت اسلام پر ایک عیسائی پروفیسر کی رائے

مذہب اسلام اور اسکے پیرووں پر عیسائی مصنفین کی رائے مین آجکل ایک نہایت قابل توجہ تبدیلی واقع ہوی ہے گذشتہ زمانہ کی سخت گیری اور نفرت رفتہ رفتہ علمی تحقیق اور سنجیدہ رایون مین مبدل ہوتی جاتی ہے۔ ان اہل یورپ نے جو اسلام کی متعلق فی الحال کچہ تحقیقات و تحریر کرتے ہین غیر معتبر روایات اور افترا کئے ہوے قصے بیان کرنے علی العموم چھوڑتے ہین اور مسلمانون کے موجودہ اور گذشتہ اصلی حالات دریافت کرنیکی کوشش کرتے ہین۔

ایسے علما مین جنہون نے جانبداری اور تعصب کی عینک ~~تعصب~~ انکہون سے اتار دی ہی اور اسلام کا منصفانہ موازنہ کرنے مین ساعی ہین مسٹر ایڈورڈ مون سٹیٹ کا شمار کرنا ضرور ہے جو سوٹزرلینڈ کی جنیوا یونیورسٹی مین زبان عبرانی کے پروفیسر ہین۔ یہہ صاحب اگرچہ نوعمر ہین مگر چند نہایت مفید قابل قدر تصنیفات اور مضامین کے انطباع سے اپنے آپ کو لایق اور ہوشیار ثابت کر چکے ہین۔ انہون نے ابتک سیڈیوسی اور فریسی فرقون اور فارس کے ڈراما اور مذہب پر طبع آزمائی کی ہے کئے سال گذرے کہ انہون نے ایک مضمون پر جسکا عنوان "اشاعت اسلام انیسوین صدی مین تھا" ایک نہایت دلچسپ آرٹیکل مختلف رسائل سے واقعات کا عمدہ ذخیرہ بہم پہونچا کر شایع کیا تہا۔ سال گذشتہ انہون نے دو بڑے لکچر دئے ایک موسوم بہ "عیسائی مذہب کی ترقی اور اسکے مخالفین بدھہ" "دوسرا عیسائی مذہب کی ترقی اور اسکے مخالفین مسلمان"۔ مفصلۂ ذیل مضمون آخر الذکر لکچر سے ماخوذ ہی ترجمہ کرنے مین فرنچ الفاظ قصداً انہین بدلے ہین تاکہ ناظرین اس امر کی صداقت کا کہ اہل یورپ اسلام کو آزادانہ اور غیر مخالفانہ نگاہ سے دیکھنے کی طرف روز افزون میلان رکہتے ہین خود اندازہ کرسکین یہ مدنظر رہے کہ سخت الفاظ کی دل شکنی کا اثر جو کسی حامیت مسلمان کو ناگوار گذرے مصنف کی گردن پر ہی۔

وہ روحانی شاہنشاہی جسکی رسول مدینہ نے بنا ڈالی آجکل مراکو سے نیو گائنا اور ساحل زنجبار سے سائبریا تک پہیلی ہوی ہے ہنوز پرانی لتہونیا یعنے ویٹسنک دلنا وغیرہ مین جو روسی صوبے ہین مسلمانون کی آبادی پائی جاتی ہے۔ یہ تاتاریون کی نسل سے ہین جو پندرہوین

مین یہان آکر سکونت پذیر ہوے۔ امریکہ کے ممالک اینٹیلا
اور ڈچہ گائنا مین بہی تہوڑے سے مسلمان ہین یہان
اسلام افریقہ اور چین سے بذریعہ حبشیون اور قلیون
کے جنہون نے اس جگہ بود و باش اختیار کی پہونچا ہی
گو یورپ مین اسلام کے نہایت قلیل پیرو اور وہان
اسکا قیام متزلزل حالت مین ہو لیکن ایشیا مین اسکی
بالکل مختلف صورت ہی اسلام اس وسیع براعظم کے ہر حصہ
مین پہیلا ہوا ہے اکثر مقامات مین نہایت مضبوطی کے
سانہ قائم ہوگیا ہی اور روز بروز تعجب انگیز استحکام متقل
کامیابی اور کامل فتحمندی کے سانہ آگے بڑہتا جاتا ہی۔
ایشیای کوچک گردستان۔ میسوپوٹیمیا۔ عراق
عرب۔ شام عرب۔ فارس۔ افغانستان۔ بخارا۔ ترکستان
وغیرہ کو مذہب اسلام کے قلعے تصور کرنا چاہئے۔ لیکن اسکے
مقبوضہ ممالک کو کتنے ہی وسیع خیال کر لئے جائین مگر محدود
نہین ہو سکتے۔ ہندوستان اور چین مین مذہب اسلام عروج
پر ہے۔ وہان اس نے باعظمت ترقی کی ہی اور روز بروز
ترقی کرتا جاتا ہے چین مین مسلمانون کی موجودہ آبادی
دو کروڑ سے زیادہ ہی اور زمانۂ آیندہ نے اسکے لئے بڑے
بڑے فتوحات ذخیرہ کر رکہے ہین ایسے مذاہب مین سے
جو خدا کی وحدانیت کے قایل ہین صرف اسلام ہی ایک
ایسا مذہب ہے جو چین کے اخلاقی طریقے اور ایسے رسم و رواج
کی ضرورتون کو جو روایات پر مبنی ہین پورا کر سکے ورنہ
کیا یہ خیال ہو سکتا ہے کہ اہل چین ان رسوم کو جنہین وہ
چار ہزار برس سے مانتے آئے ہین کسی حالت مین بہی
ترک کر دین جسدن مروج الحال طریقہ کے خداؤن
کی پرستش کر سکتا جسکے تنزل کے آثار ابہی سے نمودار ہین
معرض زوال مین آیا اسی روز اسلام اوسکی جانشینی کو
تیار ہوگا قریب تر زمانہ مین جو فتح اسلام نے حاصل
کی اور جو ایشیا مین پہیلتی جاتی ہی وہ فتح کافرستان ہی
اس سلسلہ مین اخیر امر قابل بیان ہی کہ تیرہوین صدی
سے ہندوستان کے مجمع الجزائر مین اسلام نے نمایان ترقی
کی ہے اور جزائر جاوا۔ سیلی بیس۔ بورنیو اور ہماٹرا کے
مسلمان عقائد کی پختگی اور مذہب کی سرگرمی کے لئے
مشہور ہین۔ ان ملکون سے جنہین اہل عرب بلاد الجاوا کہتے
ہین ہر سال بکثرت مسلمان طواف کعبہ کے لئے جاتے ہین
ایشیا کے تو اکثر مقامات ترقی اسلام کے حق مین نہایت
موزون معلوم ہوتے ہین مگر شاید افریقہ کی قسمت مین
یہ لکہا ہی کہ ایک دن بالکل ہی اسلام کا شکار ہو جاے
اس براعظم کے شمال اور شمال مشرق کے حصہ مین اسلام
مراکو سے نوبیا تک نہایت استحکام کے سانہ قائم ہوگیا ہی
یہان فیض اور قاہرہ وغیرہ کی کئے اسلامی یونیورسٹیان
ہین اور طلبا کی تعداد کثیر ہے نیز یہان دینی تلقین کرنے
والے فرقون کے متعلق بہت سی خانقاہین ہین ان
فرقون سے زیادہ تر مستعد فرقہ سنوسیہ ہے جس نے حیرت
انگیز سرگرمی کے سانہ اشاعت کا کام اپنے ذمے لیا ہی
مذکورہ بالا صورتون سے اسلام قلب افریقہ تک پہنچگیا
ہے اور تا ایندم اسکی پیروؤن کی تعداد اور اسکے اصولون
کی ترقی مین کمی نہین آئی۔

اس تاریک براعظم مین اسلام کی ترقی مدت مدید سے
چلی آتی ہی کیونکہ مسلمان واعظین ٹمبکٹو مین سنہ ۹ع

سے قبل پہونچ چکے تھے اور تیرہوین صدی عیسوی مین چاہ جھیل پر انکا پہونچنا دریافت ہوتا ہی۔ اس مرکز سے اسلام حسب تفصیل ذیل پھیلا ہوا ہے۔ عرباً ناگر سے ساحل سمندر تک ساحل سمندر پر سینی گینیا سے ڈاہومی تک۔ شرقاً وادی درفور سے قرد فان تک ستیار سے حبش کے کنارون تک حبش گیلاس اور سومالیز مین۔ جنوباً اوغاندا سے اون ممالک تک جو بڑی جھیلون کے گرد پھیلے ہوے ہین چند رونپہلے ایک فرضی خط سے جو خلیج بنین سے زنجبار تک کھینچا جاتا مسلمانون کی قوت اور ان کی فتوحات کی حد معلوم ہوجاتی۔ مگر فی الحال اسلام زنگبار سے مذنبیق اور پرتگال کے ساحلی نوآبادی ممالک تک اور کافرون اور مدغاسکر تک پھیلا ہوا ہے یہ کہنا چاہئے کہ افریقہ کا شاید ہی کوی ایسا حصہ ہو کہان کسی نہ کسی طرح مذہب اسلام کے اصول نہ پھیل گئے ہون۔ خود عیسائی مشنریون کی رپورٹ سے جس مین وہ اسلام کے واعظین کی اکثر شکایت لکھتے ہین اس امر کا ثبوت ہوتا ہے۔

افریقہ کے باشندون کا اسلام قبول کرنا مسیحی مذہب کی نظر مین اسلئے اور بھی زیادہ خوفناک معلوم ہوتا ہے کہ نومسلم حبشی نہایت عمدہ اور پکے مسلمان ہوتے ہین ہر سال مغربی افریقہ سے ہزارہا حبشی اور تکرور سفر کی بڑی بڑی خطرناک وقعتین اٹھاکر حج کے لئے مکہ جاتے ہین سنہ ۱۸۷۶ء مین چند زائرین تین ہزار میل کی مسافت قطع کرکے اکثر اونٹون پر اور چند پاپیادہ غیرآباد ملکون مین اور وحشتناک جنگلون مین گذرتے ہوے بھوک تھکان اور موت کی تکالیف اٹھاکر اور ہولناک مصیبتین جھیل کر بالکل جو سینی گینیا مین ہے سینو سیا مہدی کے دیکھنے کی غرض سے ٹرفلی مین مقام جارلوب تک آئے تھے ایڈورڈ بلائڈن نامی ایک حبش کے عیسائی واعظ نے جو بڑے زبردست عالم خود بھی حبشی اور عیسائیون کے دینیات سے خوب واقف ہی اور جو کسی زمانہ مین لائبریا کی جمہوری سلطنت کی طرف سے سفیر ہوکر انگلستان آیا تھا نومسلم حبشیون کے باب مین ایسی عمدہ رای ظاہر کی ہے کہ مشکل سے یقین آتا ہی۔ وہ بیان کرتا ہی کہ ہم نے خوب غور سے خیال کیا کہ افریقہ کے مسلمان حبشی بے تعصب زود آشنا اور علمی روشنی اور ترقی کے ہر طرح نہایت شائق ہین اسکو اس امر کے بیان کرنے مین کہ جسے سنکر اکثر سامعین متحیر ہون گے کوی تامل نہین ہے کہ "ہمین یقین کامل ہے اور یہ یقین کتابون سے نہین بلکہ ہمارے سفر و سیاحت کے تجربہ سے درجہ کمال کو پہونچا ہے کہ اور ملکون مین خواہ کیسی ہی حالت ہو لیکن افریقہ مین اسلام ترجیح و تقدیم کے درجہ کو پہونچ چکا ہے" اسکے موافق اس براعظم مین دین مسیحی صرف اسلام کے سایۂ عاطفت مین نشو و نما پاسکتا ہی یہ اوس شخص کی رای ہے کہ جس نے مسلمانون کے ہی ملکون مین مثل مصر شام وغیرہ کے اسلام سے واقفیت حاصل کی ہے انہی مقامات مین اس نے عربی زبان سیکھی اور یہین عرب کے خیالات اور رسم و رواج سے آگاہ ہوا۔ بایں لحاظ یہ سبک اور

سرسری رای نہین ہے - دیگر علما اور سیاحون کی رائے اسکی شہادت کے لئے بیان کرنی آسان ہی لیکن بلائیڈن کا بیان اصل مقصد کی توضیح کے لئے کافی معلوم ہوتا ہے۔ فقط

بائبل کے اغلاط کا نمونہ

نمونہ اول - یہورام ۳۲ برس کی عمر مین پادشاہ ہوا اور اس نے آٹھ برس یروسلم مین پادشاہت کی اور وہ داؤد کے شہر مین گاڑا گیا - سو آخذیاہ بن یہورام پادشاہ ہوا - آخذیاہ - ۴۲ برس کی عمر مین پادشاہ ہوا - ۲ تواریخ ۲۱ باب ۲۰ لغایت ۲۲ باب سے اس سے ثابت ہی کہ یہورام نے صرف چالیس برس کی عمر پائی کیونکہ وہ - ۳۲ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا اور ۸ سال سلطنت کرکے راہی ملک بقا ہوا تو ۳۲ + ۸ = ۴۰ - عمر یہورام کی - اور جس سال مین یہورام مرا اسکا بیٹا آخذیاہ - ۴۲ برس کی عمر مین پادشاہ ہوا اور یہ اسکے بیٹون مین سب سے چھوٹا بیٹا تھا - سو کیا مضحکہ کی بات ہی کہ سب سے چھوٹا بیٹا اخذیاہ اپنے باپ یہورام سے ۲ سال بڑا ہوا - اب نہین معلوم کہ یہورام کے باقی بڑے بیٹے یہورام سے عمر مین کتنے بڑے ہونگے -

پھر کیا ایسی غلط کتاب کو نوشتہ الہام یا خدا کا کلام کہہ سکتے ہین ذرا انصاف فرمائیے -

دوسرا نمونہ - ا تواریخ ۱۸ باب ۴ مین لکھا ہی کہ داؤد نے سات ہزار سوار گرفتار کئے - اور ۲ سموئیل ۸ باب ۴ مین لکھا ہی کہ داؤد نے سات سو سوار گرفتار کئے دیکھئے کہان سات ہزار سوار اور کہان سات سو - ای مدعیان الہام کیا الہامی کلام ایسا ہی غلط ہوتا ہی

تیسرا نمونہ - ۲ سموئیل ۱۰ باب ۱۸ مین لکھا ہی کہ داؤد نے ارامیون کے سات سو گاڑیان اور ۴۰ ہزار سوار کاٹ ڈالے - اور بخلاف اسکے ا تواریخ ۱۹ باب ۱۸ مین لکھا ہی کہ سات ہزار گاڑیان اور ۴۰ ہزار پیادے کو کاٹ ڈالا -

اس نمونہ مین دو غلطیان فاش ہین -
اولاً ایک کتاب مین سات سو اور دوسری کتاب مین سات ہزار گاڑیان لکھی ہین -
ثانیاً ایک کتاب مین ۴۰ ہزار سوار اور دوسری مین ۴۰ ہزار پیادہ مذکور ہین - کیا ایسی تحریرات پر عیسائیون کو فخر ہے -

چوتھا نمونہ - پیدائش اول باب پہلی آیت مین لکھا ہے کہ خدا نے پہلے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور اسکے قریب ہی تیسری آیت مین برخلاف اسکے یون لکھا ہے کہ سب سے پہلے خدا نے روشنی اور اندھیرے کو پیدا کیا - اور چھٹی آیت سے ۸ آیت تک لکھا ہی کہ بعد اسکے (یعنے روشنی اور اندھیرے کے بعد) خدا نے پانی سے فضا کو پیدا کیا اور اسی فضا کا نام آسمان رکھا گیا - جس سے معلوم ہوا کہ آسمان کی پیدائش کئے چیزون کے بعد ہوی یعنے روشنی - اندھیرے - پانی کے بعد آسمان پیدا ہوا -

اب ان دونون باتون مین بالضرور ایک بات صحیح ہوگی اور ایک غلط - کیا خدا کے کلام مین ایسی صریح غلطی

ہوسکتی ہے کہ پہلے تو ارشاد کرے کہ مین نے سب سے پہلے آسمان کو پیدا کیا اور پھر آپ ہی دوسری تیسری سطر مین بھول جاے اور کہنے لگے کہ آسمان کے چیزون یعنے روشنی اندہیرا۔ پانی کے بعد پیدا کیا ہے۔ لو صاحب الہامی کتاب کی بسم اللہ ہی غلط نکلی۔ سہ مازیاران چشم یاری داشتیم۔ خود غلط بود آنچہ ما انگاشتیم۔

پانچوان نمونہ۔ پیدایش اول باب اول و دوم آیت مین زمین کا سب چیزون سے پہلے پیدا ہونا لکھا ہے مگر آیۃ ۳ لغایت ۱۰ تک پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روشنی۔ اندہیرا۔ پانی۔ فضا۔ آسمان پانچ چیزون کے بعد زمین کو خدا نے تیسرے دن پیدا کیا

اب ناظرین خیال فرمائین کہ جب بائبل مین اسقدر اغلاط ہین تو وہ کیونکر کلام خدا ہوسکتی ہے اس قدر اغلاط تو انسان سے بہی اپنی تصانیف مین نہین ہوسکتین

سوال بیان پر ایک سوال پیدا ہوتا ہی کہ کیا وجہ ہے کلام خدا مین اسقدر غلطیان پائی جاتی ہین اور انسانی تصانیف مین نہین اسکا جواب اندک تامل سے اسطرح معلوم ہوسکتا ہے کہ زمانہ کے انقلاب۔ یہودیون کے قتل عام۔ جلاوطنی۔ اون کی مقدس کتابون کی بربادی۔ اون کے پادشاہون اور جانشینون کی بدچلنی و بت پرستی نے موسیٰ علیہ السلام کے تہوڑی ہی مدت بعد مجموعۂ توریت کو خورد و بُرد کر دیا تھا۔ اور اگرچہ گم گشتگی توریت کے بعد عزرا نبی علیہ السلام نے اوسکو لکھا دیا تھا لیکن وہ نوشتہ بہی صعوبات متذکرۂ بالا مین گم ہوگیا۔ یہودیون کو بلا توریت

کے چارہ نہ تھا پس جو کچہ لوگون کو یاد تھا قلم بند کرکے اسکا نام توریت رکہا۔ چونکہ حفظِ توریت کا یہودیون مین کوئی دستور نہ تہا بلکہ اسکو ہر ایک آدمی دیکہہ بہی نہین سکتا تہا شاید ہفتہ مین ایک روز مقدس کاہن اوسکو پڑہکر سناتا تھا اسلئے شروع ہی سے مخالفتین اور غلطیان پیدا ہوئین۔ اور لوگون نے اپنی ریاکاری اور دولت دنیا کی طلبگاری مین امرا کے خوش کرنے اپنا مطلب نکالنے کی جہت سے قرن در قرن اسمین ہمیشہ اپنا تصرف رکہا۔ کبہی کوی عبارت نکالڈالتا۔ اور کبہی کوی نئی عبارت داخل کرتا۔ وقس علیٰ ہذا۔ پس قرآن و پیغمبر عرب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وآلہ کی ہدایت عامہ کے لئے توریت و اناجیل کے از سرِ نو مکمل کرنے کے لئے کیسی سخت ضرورت ثابت ہوتی ہے اگر قرآن لوگون کو ہدایت نہ کرتا تو تمام عالم گندہک اور آگ کی جہیں کا وارث بنتا۔ قرآن نے توریت و اناجیل کے اختلاف و اغلاط کی اصلاح فرمائی فقط۔ باقی وارد۔

راقم۔ سید غلام مولیٰ عطا

جناب عبداللہ رسل وب صاحب

صاحب موصوف گذشتہ جمعہ ۲۸ ماہ اکتوبر کو بمبہرا ہی جناب عبداللہ عرب صاحب و بدرالدین عبداللہ صاحب قور داخل بمبئی ہوے۔ بہائی کلہ کے اسٹیشن پر دو ہزار سے زاید اہل اسلام استقبال کی غرض سے جمع ہوے تھے جنمین اکثر میمن اور کوکنی تھے باقی حضرات ہندوستانی اور دکہنی اور چند خوجے

تھی تھے - مدرسہ شیخ الاسلام کے تین سو لڑکے بھی پھر یون
کے سانہ حاضر تھے - بعد اترنے کے معمولی مصافحہ ہوا
اور ایک عمدہ گاڈی مین سوار ہوکر جناب ابراہیم
ذکریا کے بنگلے کو جو چینچ پوکلی مین واقع ہے راہی
ہوے وہ جب تک بمبئی مین اقامت پذیر ہونگے
یہین قیام فرماوینگے - انجمن اشاعت اسلام کے
طرف سے بھی ایک ایڈرس پیش کیا گیا جس کا
شکریہ نہایت موزون الفاظ مین صاحب موصوف
نے ادا کیا - اڈرس کا جو جواب انگریزی مین
دیا گیا اسکا ترجمہ اسلام و اہل اسلام مشہو سہدرد
جناب مولنا مولوی حسن علی صاحب نے ان لوگون
کے لئے جو انگریزی سے ناواقف تھے کہہ سنایا -
پھر وہ جمعہ کی نماز کے لئے مسجد جامع کو سیٹھ حاجی
رحمۃ اللہ حاجی داؤد وغیرہ کے ہمراہ گئے جہان سے
بعد فراغت پھر اپنے مقام کو لوٹے بے شمار لوگ آپکی
ملاقات سے مشرف ہونے جایا کرتے ہین اور صاحب
موصوف ہر کہ و مہ سے بکشادہ پیشانی گفتگو فرمایا
کرتے ہین اور نہایت خلق و مروت سے ہر ایک سے
پیش آتے ہین - کلکتہ مین جو انگریزی فصیح و بلیغ
لکچر صاحب ممدوح نے دیا تھا وہ انگریزی اخبارات
مین شایع ہو چکا ہے اور اس کا ترجمہ انشاء اللہ
تعالی آیندہ نمبر مین درج ہوگا -

اخبار منشور محمدی کی تقسیم مفت

جناب حاجی یوسف صالح صاحب پو منشور محمدی کے
چند پرچے حسبۃً للہ اور بہ نیت حصول ثواب ایسے انجمنون
کو جن کے قیام سے غرض اعلیٰ و مقصد اہم اشاعت
اسلام ہو اور ایسے مدارس عربی و فارسی جسمین سوچاس
طلبہ تعلیم پاتے ہون اور ایسے کتب خانون اور لئبریریون
کو جنمین مسلمانون کی آمد و رفت کثرت سے ہو مفت
دینا چاہتے ہین - اس قسم کے مدارس انجمنون اور لئبریریون
کے سکریٹری صاحبون کو چاہئے کہ اپنی اپنی درخواست
معہ حالات انجمن یا مدرسہ یا لئبریری کے راندیر ضلع
سورت محلہ لیمڑا ولی کے پتہ سے جناب حاجی یوسف
صالح صاحب پو کی خدمت مین بھیجدین فقط -

چار باغ

خوشبو مہک رہی ہی جو عطر دماغ کی
کیون شش جہت مین دھوم نہو چار باغ کی

ناولین تو آپ نے بہت سی دیکھی ہونگی - مگر یہہ بات ہی اور ہی طرز
ہی جدا ہی - یورپ کے مشہور ناولسٹ مسٹر جارج رینولڈ کی چار ناولون
کا خلاصہ اور ترجمہ اسی ایک جلد مسمّی بہ چار باغ مین ہی یعنے فیلسوف
کیمیاگر - آتش عشق - صدمۂ جانگزا - صادق القول - ناولون کا دلچسپ
بیان - عبرت - حکمت - محبت - شجاعت کے دریاؤن مین ڈوبا ہوا ہی
شاہنشاہ اعظم نیپولین بوناپارٹ کی پریویٹ لائف کی وہ تصویر
کھینچی ہی کہ دیکھکر آپ عشش نکرین تو قیمت واپس ہوگی باوصف
ان تمام خوبیون کے قیمت صرف آٹھ آنہ اور خرچ ویلیو پے ایبل
دو آنے ہی - درخواست طلبی سید محمد سجاد حسین ریحانی
اڈیٹر اخبار ملوطی ہند شہر میرٹھ (ملک غرب و شمال) کے نام بھیجنی چاہئے
صرف شہر میرٹھ اور ایڈیٹر ملوطی ہند لکھدینا ہی کافی ہوسکتا ہی بہت جلد

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین باہتمام محمد شریف چھپا -